Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

یوم شنبہ (ہفتہ)

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے ۔ ششماہی ۱۱ روپے ۔ سہ ماہی ۶ روپے ۔ ماہوار ۲½ روپے

فی پرچہ ۱ آنہ

۳۰ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸	۱۸ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش	۱۸ فروری ۱۹۵۰ء	نمبر ۴۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے طبیعت دریافت کرنے پر فرمایا طبیعت ابھی خراب ہے ۔ گلے کو قدرے افاقہ ہے ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں ۔

لاہور ۱۷ تبلیغ نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کیلئے مشاورتی بورڈ کی طرف سے کمیٹی کا تقرر

کراچی ۱۶ فروری ۔ مرکزی تعلیمی مشاورتی بورڈ نے ۱۱ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے ۔ جو اس بارے میں سفارشات کرے گی ۔ کہ تمام شعبوں میں انگریزی کی جگہ اردو کو رائج کرنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہیں نیز یہ کہ دفتری و سرکاری کاموں میں روزمرہ کے استعمال کے لئے مروجہ اصطلاحوں کے کیونکر ترجمے کئے جائیں اور بالخصوص نصاب کی کتابوں ۔ لغات اور انسائیکلو پیڈیا کی تدوین کے لئے کیا کیا انتظامات ضروری ہیں ۔ اردو کو کلی طور پر ذریعہ تعلیم بنانے کے مسائل پر غور و خوض بھی اس کمیٹی کے دائرہ عمل میں شامل ہے ۔ ڈاکٹر عبدالحق صاحب کو کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا ہے ۔ اس کا اجلاس عنقریب کراچی میں منعقد کیا جائے گا ۔

افغانستان میں پاکستان کے سفیر مسٹر اسمٰعیل چندریگر صوبہ سرحد کے گورنر مقرر کر دیئے گئے

کراچی ۱۴ فروری ۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر اسمٰعیل چندریگر کو صوبہ سرحد کا نیا گورنر مقرر کیا گیا ہے ۔ آپ سرحدی ریاستوں اور قبائلی علاقوں کے لئے گورنر جنرل کے ایجنٹ بھی ہوں گے ۔ مسٹر چندریگر خان محمد ابراہیم خاں سے اس عہدے کا چارج لیں گے ۔ جنہیں سابق گورنر صاحبزادہ محمد خورشید کی وفات کے بعد قائمقام گورنر مقرر کیا گیا تھا ۔ آپ اس وقت افغانستان میں پاکستان کے سفیر ہیں ۔ کابل میں سفیر مقرر ہونے سے قبل آپ پاکستان کی مرکزی کابینہ میں وزیر تجارت کے عہدے پر فائز تھے ۔ اور اس سے پہلے غیر منقسم ہندوستان کی عارضی حکومت میں کامرس ممبر مقرر کئے گئے تھے ۔ آپ کئی سال آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن اور بمبئی کی صوبائی مسلم لیگ کے صدر بھی رہے ہیں ۔ پیشے کے لحاظ سے آپ وکیل ہیں ۔ آپ کی عمر اس وقت ۵۳ سال ہے ۔

کشمیر کے متعلق دنیا کی رائے عامہ پاکستان کے حق میں ہے

کراچی ۱۷ فروری ۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے بارے میں ابھی تک کوئی خاص قدم نہیں اٹھایا ہے لیکن دنیا کی رائے عامہ کو اب یقین ہو گیا ہے کہ پاکستان حق پر ہے کونسل کے ہر ممبر پر یہ حقیقت اچھی طرح کھل چکی ہے کہ ہندوستان آزاد غیر جانبدار رائے شماری سے پہلو تہی کر رہا ہے لیکن پھر بھی کونسل ہندوستان کو ایک معقول سمجھوتہ کی راہ میں روڑے اٹکانے کا موقع دے رہی ہے آپ نے مزید فرمایا کہ امریکہ کی طرح دوسرے ملکوں کے عوام بھی محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان کا دعویٰ حق پر مبنی ہے

توثیق کیلئے نئے حکمنامے کی ضرورت نہیں

لاہور ۱۷ فروری ۔ کسٹوڈین جائیداد متروکہ پنجاب بور کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض اشخاص نے غیر متروکہ نوعیت کی کسی جائیداد غیر منقولہ کے بارے میں صوبائی قانون یا متروکہ جائیداد کی حفاظت سے متعلق پاکستان آرڈیننس مجریہ ۱۹۴۸ء کے ماتحت ڈکلریشن حاصل کر لئے ہیں وہ جائداد متروکہ کے انتظام سے متعلق پاکستان آرڈیننس مجریہ ۱۹۴۹ء کے تحت ایسے انتقالات کی توثیق کے لئے درخواستیں دے رہے ہیں ۔ چونکہ پرانے قانون کے تحت عطا شدہ ڈکلریشن جائز ہیں ۔ اسلئے متعلقہ اشخاص کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسے صورتوں میں ایسے معاملات میں کسٹوڈین سے توثیق کے لئے کوئی نیا حکم لینے کی ضرورت نہیں ۔ (سرکاری اطلاع)

برطانیہ کا صنعتی مشن ۲۴ فروری کو کراچی روانہ ہوگا

لندن ۱۷ فروری ۔ برطانیہ سے جو صنعتی مشن پاکستان آ رہا ہے وہ ۲۴ فروری کو لندن سے کراچی روانہ ہوگا ۔ یہ وفد پاکستان میں تین ہفتے قیام کرے گا اور دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں اضافے کے امکانات کا جائزہ لے گا ۔ نیز اقتصادی ترقی کی سکیمیں بنانے اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے کام میں مدد دینے کے ذرائع پر بھی غور کریگا وفد کے پروگرام میں لاہور ڈھاکہ چاٹگام اور سلہٹ وغیرہ کا دورہ شامل ہے ۔

پاکستان اور ایران کے درمیان دوستی کا معاہدہ

کراچی ۱۷ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ کل طہران میں پاکستان اور ایران کے درمیان دوستی کے معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے ایران کے وزیر خارجہ اور پاکستانی سفیر مقیم ایران ہز ایکسی لینسی غضنفر علی خاں اپنی اپنی حکومتوں کی طرف سے اس معاہدے پر دستخط کریں گے ۔

پسماندہ ملکوں کیلئے فنی امداد کا پروگرام

امور خارجہ کی کمیٹی نے منظوری دیدی

واشنگٹن ۱۷ فروری ۔ ایوان نمائندگان کی امور خارجہ کی کمیٹی نے پسماندہ ملکوں کو امداد بہم پہنچانے کے متعلق صدر ٹرومین کے پروگرام کو منظور کر لیا ہے اس پروگرام کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے ۴ کروڑ ۵ لاکھ ڈالر خرچ کئے جائیں گے ۔ اس اقدام کا مقصد پسماندہ ملکوں کو فنی امداد بہم پہنچا کر انہیں اس قابل بنانا ہے کہ وہ کمیونزم کے فروغ کو بآسانی روک سکیں ۔

شاہ فاروق کی طرف سے پیغام خیرسگالی کا جواب

قاہرہ ۱۷ فروری ۔ مصر کے شاہ فاروق نے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین کے اس پیغام خیرسگالی کا جواب ارسال کیا ہے ۔ جو موصوف نے ان کی تیسویں سالگرہ کے موقعہ پر بھیجا تھا ۔ شاہ موصوف نے لکھا ہے کہ آپ نے پاکستان کی طرف سے دوستی کا جو پیغام بھیجا ہے ۔ میں اس کی بہت قدر کرتا ہوں

یوم مصلح موعود

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بروز سوموار مورخہ ۲۰ فروری کو ٹھیک سات بجے شام تعلیم الاسلام کالج میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوگا ۔

تمام احباب سے درخواست ہے کہ نہ صرف خود وقت مقررہ پر تشریف لائیں ۔ بلکہ اپنے غیر احمدی اور غیر مبائع دوستوں کو بھی ساتھ لائیں تاکہ وہ بھی اس عظیم الشان پیشگوئی کی حقیقت سے واقف ہو کر اس کی برکات سے فائدہ اٹھا سکیں

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور)

صدر سلامتی کونسل کشمیر کے متعلق اپنی طرف سے کوئی تجویز پیش نہیں کرینگے

آئندہ اقدام کے متعلق کونسل خود فیصلہ کرے گی

لیک سکیس ۱۵ فروری ۔ سلامتی کونسل کے صدر مسٹر کارلوس بلینکو نے کہا ہے کہ مختلف وفود کی طرف سے مسئلہ کشمیر پر بحث کے لئے جونہی آمادگی کا اظہار کیا جائے گا ۔ آئندہ اجلاس کی تاریخ اولین فرصت میں مقرر کر دی جائے گی ۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ گذشتہ ہفتے پاکستانی اور ہندوستانی نمائندوں نے اپنے اپنے موقف کی حمایت میں جو دلائل دیئے تھے ۔ مختلف ملکوں کے نمائندے ان پر غور کر رہے ہیں اور بعض اپنی اپنی حکومت کی طرف سے اس بارے میں ہدایات کے منتظر ہیں ۔ آئندہ اقدام کے متعلق کونسل ملکر ہی کوئی فیصلہ کرے گی ۔ میں صدر کی حیثیت سے کوئی تجویز پیش کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ۔ آئندہ اجلاس میں میں ممبران سے کہوں گا ۔ کہ وہ تازہ حالات کے بارے میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۲۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
۱۸ فروری ۱۹۵۰ء

ایک سبق آموز معرکہ

اسلام کی تاریخ میں جنگ احزاب جس کو جنگ خندق بھی کہا جاتا ہے۔ ایک عظیم الشان سبق آموز اور عبرتناک واقعہ ہے۔ در اصل یہ جنگ اسلام کے خلاف ان تمام عناصر کا مجموعی حملہ تھا۔ جن کا تقاضا تھا کہ اسلام کی کمزور مگر بڑھتی ہوئی طاقت کو ایک ہی پوروار کر کے ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔

اس جنگ میں اسلام کے خلاف نہ صرف قریش مکہ اور ان کے حلیف ہی شامل ہوئے بلکہ یہودیوں اور ان کے حلیفوں نے مخفی اور ظاہر حصہ لیا۔ اس میں نہ صرف بیگانوں کی عداوتوں نے خطرناک ترین صورت اختیار کی۔ بلکہ اندرونی دشمنوں کے کینوں اور بغضوں کو بھی موقع اظہار ملا۔ نہ صرف یہودیوں نے عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھ دیا۔ بلکہ منافقین نے بھی اس موقع کو غنیمت سمجھ کر خوب کھل کھیلا اور مومنین میں انتشار اور بد دلی پھیلانے کا انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

قریش مکہ نے اپنے حلیفوں سمیت تقریباً پندرہ ہزار مسلح اور سازوسامان سے لدے ہوئے جوانوں کا لشکر لے کر یثرب مدینۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر دھاوا بول دیا۔ اور شہر کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ مومنین نے اس کا دفاع اس طرح کیا کہ ایک کھائی گرداگرد کھود دی جس کا بیرونی حملہ آوروں کو پار کرنا دشوار ہو گیا۔ مگر منافقین کے ذریعہ انہوں نے یہودیوں کو عہد شکنی پر تیار کر لیا۔

جہاں یہ جنگ مؤمنوں کے ایمان کی بلندی ان کے ارادوں کی مضبوطی ان کے صبر و ضبط کی عظیم الشان آزمائش تھی وہیں یہ منافقین۔ کمزور ایمانوں۔ کھلے دشمنوں کے کینوں اور بغضوں کا مظاہرہ بھی تھی۔

اس تمام لشکر پندرہ ہزار مسلح جوانوں منافقوں اور عہد شکنوں کے مقابل ایک اللہ تعالے کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے تین ہزار ساتھیوں کی قلیل جمعیت تھی۔ بڑے سے بڑے جنگی جرنیل کا اندازہ سوا اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا کہ اس دفعہ مسلمانوں کی خیر نہیں جنگ بدر اور جنگ احد میں تو اتفاق سے یہ بچ نکلے تھے مگر اب نہیں بچ سکیں گے۔ تمام عرب ایک کمزور جماعت کو مٹانے کے لئے امڈ آیا تھا۔

لیکن ہوا کیا؟ وہی جو بدر میں ہوا وہی جو احد میں ہوا۔ ایک بار ... آخری بار نہایت وسیع پیمانہ پر وہی ہوا یعنی

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ

اللہ تعالے نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی ضرور غالب آئیں گے۔

جنگ احزاب جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ایک فیصلہ کن جنگ تھی نہ صرف اس وجہ سے کہ تمام احزاب کی ہمیشہ کے لئے کمر ٹوٹ گئی اور ان کی مجموعی طاقت ایک ایسی ضرب سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ بلکہ اس وجہ سے بھی جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ اس جنگ میں مومنوں کی جماعت منافقوں اور کمزور ایمانوں سے الگ شناخت ہو گئی۔ اور قوت اسلام کے نئے رنگ نئے اور نئے زاویے نمایاں ہو گئے۔

یہ جنگ ایک عبرت ہے۔ ایک عظیم الشان عبرت کا نشان جو تاریخ عالم پر ہمیشہ کے لئے ثبت کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا اور بہت بلند مینار روشنی ہے جو اسلامی جہاد کے ہر پہلو پر اپنی شعاعیں ڈالتا ہے۔ یہ ایسی شعاعیں ڈالتا ہے۔ جو دلوں کی گہرائیوں کو بھی روشن کر دیتی ہیں۔ اور آئندہ آنے والی الٰہی جماعتوں کے مقام کی جھلک بھی دکھاتی ہیں اور مومنوں کے لئے باعث از دیاد ایمان ہوتی ہیں۔

اس جنگ سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ جو جماعت اللہ تعالے کے سہارے پر کھڑی ہوتی ہے خواہ اسکی کتنی ہی قلیل تعداد کیوں نہ ہو اور خواہ اسکے خلاف صرف بیرونی دشمن ہی اپنی پوری پوری طاقت سے اپنی اور اپنے حلیفوں کی تمام مجموعی طاقتوں سے یلغار کیوں نہ کرے اور خواہ اسکے اندرونی دشمن بھی اسکے کتنے خلاف کیوں نہ ہو جائیں اور بیرونی دشمنوں سے سازباز بھی کر لیں۔ الغرض خواہ اس کے برخلاف ملک کا ملک اٹھ کھڑا ہو اور بظاہر اسکو تباہ کرنے کے لئے تمام سامان جمع کیوں نہ ہو چکے ہوں۔ اس سب کے باوجود وہ قلیل جماعت جو توحید باری تعالیٰ کا جھنڈا دنیا میں بلند کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی قلیل اور خواہ کتنی ہی مخالفوں کی نظر میں حقیر کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالے اپنی اس اولوالعزم اور فعّال جماعت کو ضرور مدد دیتا ہے یہ ہوتا آیا ہے پہلے بار بار ہوا ہے۔ اور ایسا ہی ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو کبھی نہیں ٹل سکتا۔ یہ اللہ تعالے کی مقرر کردہ تقدیر ہے جو کبھی بدل نہیں سکتی۔ یہ اللہ تعالے کی ازلی سنت ہے۔ جس کو تمام دنیا کی طاقتیں مجتمع ہو کر۔ اکٹھی ہو کر۔ متحد ہو کر اور ہزاروں لشکر اپنے ساتھ لے کر تبدیل نہیں کر سکتیں۔

اللہ تعالے نے جنگ احزاب کا پورا پورا نقشہ قرآن کریم میں چند الفاظ میں بیان کر دیا ہے احزاب کا جوش و خروش منافقین اور عہد شکنوں کے خصائل و اعمال اور پھر مومنین کا عروج ایمان سب کچھ چند لفظوں میں بیان فرما دیا ہے۔ اور نتیجہ بھی۔ اللہ تعالے فرماتا ہے:۔

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝ لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝

(الاحزاب ع ۲)

ترجمہ:۔ وہ یہی گمان کرتے ہیں کہ گروہ پسپا نہیں ہوئے اور اگر وہ گروہ چڑھ آئے تو وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش ہم جنگل میں گنواروں کے ساتھ رہنے والے ہوتے اور تمہاری خبریں پوچھا کرتے اور اگر تم میں ہوتے تو تھوڑا سا لڑتے۔ یقیناً اللہ تعالے کے رسولؐ کے وجود میں تمہارے لئے نیک نمونہ ہے۔ یعنی اس شخص کے لئے جو اللہ تعالے اور قیامت کے دن سے ڈرتا ہے اور اللہ تعالے کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرتا ہے اور جب مومنوں نے گروہوں کو دیکھا انہوں نے کہا۔ یہی تو ہے جس کا اللہ تعالے نے اور اس کے رسول نے ہمیں وعدہ دیا ہے اور اللہ تعالے اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا تھا۔ اور اس بات نے ان کے ایمانوں کو اور تسلیم و رضا کو افزوں کر دیا مومنوں میں سے وہ مرد ہیں جنہوں نے اپنے اس عہد کو سچ کر دکھایا جو انہوں نے کیا تھا۔ پس ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنا عہد پورا کر گئے اور بعض ... کے دن کے منتظر ہیں اور ان کے دل ڈانواں ڈول نہیں ہوئے۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالے صادقین کو ان کے صدق کی جزا دے اور اگر چاہے تو منافقین کو سزا دے یا انہیں معاف کر دے کیونکہ اللہ تعالے بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے اور اللہ تعالے نے منکرین کو ان کے غم و غصہ میں غرق واپس لوٹا دیا انہیں کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوئی۔ اور اللہ تعالے نے جنگ میں مومنوں کے لئے کفایت کی اور اللہ تعالے قوت والا غالب ہے۔

مقصدِ عالی

لسّان لغت باف کی تقریر ہے معلوم
رنگین قیاسات کی تعبیر ہے معلوم

شاعر کا صنم خانۂ تاثیر ہے معلوم
جادوگریٔ عقلِ مشاہیر ہے معلوم

ٹوٹے ہوئے گل شاخ سے پھر جوڑ رہے ہیں
تدبیر سے تقدیر کا رُخ موڑ رہے ہیں

پھر تو نے عطا کی ہے جنہیں روحِ بلالی
ہے سامنے آج ان کے ترا مقصدِ عالی

تسنیم سے پُر جن کا کیا جامِ سفالی
پھر نکلے ہیں ہاتھوں میں لئے شمعِ جمالی

بے شک ترے اسلام کی منزل ابھی کڑی ہے
پر تیری جماعت بھی اولوالعزم بڑی ہے

دل میں تیرے ناوک کی خلش لے کے اٹھے ہیں
الہام کی سینوں میں تپش لے کے اٹھے ہیں

اور دارِ مقدس کی کشش لے کے اٹھے ہیں
پھر اسوۂ حسنہ کی روش لے کے اٹھے ہیں

اب ٹوٹنے والے ہیں تکبر کے صنم پھر
پتھر کے محلات سے اٹھے گا حرم پھر

تنویر

حاجی چوہدری دین محمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان)

ہمارے دو درویشوں چوہدری اللہ دتہ صاحب وچوہدری علی محمد صاحب کے والد بزرگوار حاجی چوہدری دین محمدؓ صاحب رضی جو کہ چوہدری جلال الدین صاحب وچوہدری محمد صادق صاحب درویشان کے چچا بھی تھے ۳ نومبر ۱۹۴۹ء بروز جمعرات صبح صادق کے وقت بمقام صریح چک ۹۶ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں اس جہان فانی سے رحلت فرماکر اپنے محبوب حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۵ سال کی تھی۔ آپ موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ وصیت بذریعہ ہبہ نامہ بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کر چکے تھے۔ مرحومؓ نے یہ ہبہ نامہ اپنے عین شباب کے عالم میں کیا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کو مقبرہ بہشتی کے لئے زمین کی ضرورت تھی۔ اور اہالیان ننگل (موضع ننگل باغبانان قادیان سے متصل جانب مقبرہ بہشتی ایک گاؤں ہے) مقبرہ بہشتی کیلئے زمین دینے سے انکاری تھے اور کئی قسم کے بہانوں سے لیت ولعل کر رہے تھے۔ مرحومؓ نے حضرت ناناجان رضی اللہ عنہ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت شیخ عرفانی صاحب کی تحریک پر اپنے حصہ کی وصیت کی زمین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کردی۔ جو کہ مقبرہ بہشتی کے اندر آچکی ہے۔

مرحومؓ نے حج تو نہ کیا تھا مگر لوگ ان کو حاجی دین محمد صاحب کہا کرتے تھے۔ حاجی کا لفظ شاید ان کی نیکی تقویٰ وطہارت اور ان اچھے اعمال کی مناسبت سے ان کے نام کا ایک جزو بن گیا تھا جو انہوں اور بیگانوں کے ساتھ دن رات عملاً کر کے انہوں نے دکھائے اور جن کی وجہ سے مرحوم لوگوں کیلئے مرجع عقیدت بن گئے تھے۔ یا ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ ان کے خاندان کے اکثر افراد حاجی تھے۔ مرحومؓ کے والدین ہر دو ماموں اور ہر دو ماموں ںیاں وغیرہ حاجی تھے۔ اور یہ سب لوگ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ گویا تقویٰ وطہارت مرحومؓ کے خاندان کا طرہ امتیاز ہے۔ اسی طرح مرحوم کے خاندان کے احمدی افراد اکثر موصی تھے اور ہیں۔ چنانچہ آپ کی والدہ ہمشیرہ اور ہر دو بھائی موصی تھے بلکہ آپ کی والدہ صحابیہ بھی تھیں اور آپ سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں۔

حاجی صاحب مرحومؓ بیعت کے لحاظ سے گو صحابی نہ تھے مگر قبول احمدیت سے قبل بھی اعتقاداً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مانتے رہے۔ حضورؑ کے دعویٰ سے قبل ایک بار مرحوم اپنے خاندان کے دو افراد سمیت حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؑ ان دنوں کسی کتاب کی تصنیف میں مشغول تھے۔ آپؑ اس وقت کوچہ بندی پر ٹہل رہے تھے کوچہ بندی کے دونوں طرف حضورؑ نے دو دواتیں رکھی ہوئی تھیں اور ٹہلتے ہوئے لکھ رہے تھے۔ اس زمانہ میں ابھی حضرت نے بیعت لینی شروع نہ کی تھی۔ حاجی صاحب اور ان کے دونوں ساتھیوں نے بیعت کیلئے عرض کی تو حضورؑ نے فرمایا "میں تو خود کسی کی بیعت ہوں تمہاری بیعت کیسے لے سکتا ہوں"۔ چنانچہ یہ لوگ یہاں سے مایوس ہوکر بٹالہ گئے اور گدی والے حافظ صاحب کی بیعت کی۔ مگر مرحومؓ کو چونکہ حضرت اقدسؑ کے ساتھ عقیدت تھی اس لئے جب حضورؑ نے دعویٰ فرمایا تو آپؑ کی صحبت میں باقاعدہ حاضر ہوتے اور ہر جمعہ قادیان آکر پڑھتے اور اسی عقیدت کی وجہ سے مرحومؓ نے اپنی والدہ کو حضورؑ کی بیعت سے نہ روکا تھا اور وہ باقاعدہ جمعہ کی نمازوں اور جلسوں میں شریک ہوتی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خاندان کے ساتھ بھی مرحومؓ کو دلی محبت اور عقیدت تھی۔ چنانچہ جب کسی نئی فصل کا موسم ہوتا تو جو پھل یا جنس سب سے پہلے آپ حاصل کرتے وہ حضرت اقدسؑ کیلئے لے آتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خاندان نبوت اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کے ساتھ بھی مرحوم کو دلی محبت تھی مرحوم کے خاندان کی مستورات میں سے مرحوم کی اہلیہ۔ ہمشیرگان اور بھاوجیں اکثر قادیان آیا کرتیں۔ اور حضرت ام المومنین اطال اللہ وبقاءہا کی مجلس میں بیٹھ کر مستفید ہوتیں۔ اور اسی محبت کی وجہ سے حضرت ام المومنین بھی ننگل تشریف لے جاکر ان کے گھر میں فروکش ہوتیں۔

مرحوم کے لڑکے چوہدری اللہ دتہ صاحب درویش نے مجھے بتایا ہے کہ ابھی تک ان کو اپنے گھر میں وہ جگہ یاد ہے جہاں حضرت ام المومنین تشریف لے جاکر بیٹھا کرتیں۔ اور مستورات آپ کو دبایا کرتیں۔

حاجی دین محمد صاحب مرحومؓ نے باوجود ان پڑھ ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب خرید کر رکھی ہوئی تھیں۔ سلسلہ کی طرف سے جب کوئی نئی کتاب شائع ہوتی مرحومؓ خرید لیتے تھے اور یہ نہیں کہ خرید کر سنبھال کر رکھ چھوڑتے تھے بلکہ اپنے بچوں اور دوسرے غیر احمدی رشتہ داروں سے پڑھواکر سنتے تھے۔ اس سے مرحومؓ کی غرض یہ ہوتی تھی کہ خود ان کو بھی فائدہ حاصل ہو اور بالواسطہ پڑھنے والے بھی فائدہ حاصل کریں۔ گویا اس طرح انہوں نے تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا ہوا تھا۔

جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں کہ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل ہی آپؑ کے معتقد تھے۔ اور ہمیشہ احمدی علماء کو ننگل بلوا کر اونچے مکانوں پر وعظ کرواتے اور غیر احمدی دوستوں کا ایک کثیر طبقہ بلاکر لے آیا کرتے تھے، اور سوال وجواب کا موقع نکال کر ان کی تسلی کراتے رہتے۔ بسا اوقات غیر احمدی بھی مجبور ہو جاتے کہ وہ کسی مولوی کو بلاکر احمدی علماء کے ساتھ مباحثہ کرائیں۔

باوجود اس کے کہ مرحومؓ خواندہ نہ تھے کسی دوسرے خواندہ دوست سے سلسلہ کی کتب پڑھواکر سنتے اور حافظہ کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ سنتے اسے نہ صرف اپنے ذہن میں محفوظ رکھتے بلکہ دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ حاجی صاحب مرحوم کے بڑے لڑکے چوہدری اللہ دتا صاحب درویش کہتے ہیں کہ مرحومؓ کا حافظہ اتنا اچھا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی بعض عبارتیں ان کو زبانی یاد رہتیں اور عند الضرورت ایسی عبارتیں حوالے اور قرآن کریم کی آیات نہایت جرأت کے ساتھ تبلیغی مواقع پر پیش کرتے۔ اسی طرح علم دوستی کا یہ حال تھا کہ زمینداری کی مصروفیات سے وقت نکال کر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مجالس اور درسوں میں شامل ہوتے تھے۔

مرحوم کا گزارہ زمینداری پر تھا۔ اور زمینداری ایک ایسا پیشہ ہے کہ بہت کم زمیندار ارکان اسلام اور ان کی وقت پر ادائیگی کی پابندی کرتے ہیں۔ لیکن مرحوم صوم وصلوٰۃ کے بہت زیادہ پابند تھے۔ اور زمینداری کی بیحد مصروفیات اور موسم کی حدت کے باوجود روزہ نہ چھوڑتے تھے۔ اور جس زمانہ میں ماہ رمضان گندم کی کٹائی کے ایام میں آتا رہا مرحومؓ روزہ رکھ کر گندم کی کٹائی کرتے تھے۔ اور زمینداری کے سب کام چھوڑ کر جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان آیا کرتے تھے۔

مرحوم کو نیک کاموں سے محبت اور برے کاموں سے نفرت تھی۔ اپنی اس دینداری اور تقویٰ کی وجہ سے وہ نہ صرف اپنے گاؤں کے احمدیوں میں مقبول تھے بلکہ غیروں میں بھی وہ عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ننگل میں پہلے دو ہی مساجد تھیں جو خام تھیں مرحومؓ نے ان ہر دو مساجد کی تعمیر کا کام اپنے ہاتھ میں لیا اور پختہ بنوادیں۔ اس کام میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدیوں نے بھی دلچسپی سے حصہ لیا۔ ان ہر دو مساجد پر ابھی تک مرحوم کی اس کارمختاری کے لئے نام بھی لکھا ہوا موجود ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ موجودہ تغیرات نے ان ہر دو مساجد کو کھنڈرات کی شکل میں بدل دیا ہے

مرحوم کے دل میں احمدیت کے لئے بیحد غیرت تھی۔ ایک بار ان مذکورہ مساجد میں سے ایک مسجد پر "مسجد احمدیہ" لکھوایا گیا۔ اور جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ ان ہر دو مساجد کی تعمیر میں احمدیوں اور غیر احمدیوں نے برابر حصہ لیا تھا۔ جب احرار کا فتنہ اٹھا تو بعض شورش پسندوں نے یہ مشہور کیا کہ جب اس مسجد کی تعمیر میں احمدی اور غیر احمدی برابر کے شریک ہیں تو مسجد پر مسجد احمدیہ کیوں لکھا گیا ہے۔ چنانچہ مسجد احمدیہ کے الفاظ کو مٹا دیا۔ مرحوم مغفور کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے گاؤں کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کو اکٹھا کیا اور یہ معاملہ پیش کر کے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ غیر احمدیوں نے کہا کہ اس مسجد میں ہمارا اور احمدیوں کا برابر کا حصہ ہے۔ اس لئے "مسجد احمدیہ" لکھ کر تخصیص کئے جانے کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

یہ سن کر مرحومؓ جوش میں آگئے اور کھڑے ہوکر کہا "میں یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے سامنے احمدیت کا لفظ مٹ جائے۔ غیر احمدی اگر چاہیں تو اس مسجد میں نمازیں بے شک ادا کریں۔ مگر "مسجد احمدیہ" کے الفاظ کو مٹانے کا انہیں کوئی حق حاصل نہیں ہے"

بعض احمدی دوستوں نے مرحوم کو یہ مشورہ دیا کہ اس وقت حالات کے تقاضا کی وجہ سے اس امر کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ مگر مرحومؓ نہ مانے اور باوجود اس کے کہ وہ دن گندم کی کٹائی کے تھے مرحومؓ نے جب تک وہی الفاظ مسجد پر لکھوا نہ دیئے دم نہ لیا۔

درخواستہائے دعاء

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد سلیم اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ جملہ احباب اور درویشان قادیان سے استدعا ہے کہ عزیز کی امتحان میں کامیابی اور خاکسار کی دینی اور دنیاوی ترقیات کیلئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر محمد خاں مقام جودھپور

(۲) میرے والد صاحب نے امسال بی۔اے کا امتحان دینا ہے۔ احباب انکی نمایاں کامیابی اور صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ نسیمہ خالدہ از پتوکی ضلع لاہور

ہیں نے بتایا ہے۔ کہ مرحوم عقیدتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی آپ کو سچا اور راستباز مانتے تھے۔ لیکن خدا جانے اپنی سادگی یا کسی اور وجہ سے حضور کی زندگی میں حضور کی بیعت نہ کر سکے۔ مگر نمازوں اور جمعوں میں ہمیشہ آیا کرتے تھے۔ مرحوم نے احمدیت کی بیعت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کی۔

بیعت کر لینے کے بعد مرحوم نے دنیوی اور قبیح مراسم کو بالکل چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ اپنے کسی عزیز کی شادی وغیرہ کے مواقع پر باجے اور تماشے نہ ہونے دیتے تھے۔ اسی طرح ہر قسم کے میلوں اور اسی قبیل کے دوسرے تماشوں سے بھی مرحوم کو سخت نفرت تھی۔ رفاہِ عام کے کاموں میں بھی مرحوم کو خاص دلچسپی تھی۔ چنانچہ مسجد میں نمازیوں کے وضو وغیرہ کے لئے جب پانی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ تو مرحوم نے مسجد میں کنواں لگوا دیا۔ اپنے گاؤں کی گلیاں بھی پختہ بنوا دیں۔ اور یہ سارے کام اپنے نجی کاموں کو چھوڑ کر سرانجام دیئے۔ اور بڑے انہماک۔ جذبہ ایثار اور ہمدردی کے ساتھ یہ کام کئے۔ رفاہِ عام کے اس قسم کے کاموں کے علاوہ جماعتی کاموں میں بھی ہمیشہ اخلاص کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ میاں بھاگ صاحب جو احمدی اور جماعت کے سکرٹری بھی تھے۔ جب ان کو ان کی بعض غلطیوں کی وجہ سے جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ تو ان کی جگہ مرحوم سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری مال بنے۔ اور ان عہدوں پر سالہا سال تک کام کرتے رہے۔ آخری عمر میں اپنے بڑھاپے کی وجہ سے مرحوم نے معذرت کی اور کہا۔ کہ اب خدا کے فضل سے جماعت میں کافی نوجوان کام کرنے والے ہو گئے ہیں۔ اب یہ کام ان کے سپرد کئے جائیں۔ تاکہ سلسلہ کے کام باحسن سرانجام ہو سکیں۔ لیکن جماعت نے متفقہ طور پر نہ چاہا۔ کہ مرحوم کو ان عہدوں سے سبکدوش کیا جائے۔ ہاں ان کی معذرت کو تسلیم کرتے ہوئے اور ان کے تقاضائے عمر کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعت نے مرحوم کے ایک دو نائب مقرر کر دیئے۔

حاجی صاحب مرحوم کو دنیوی عہدوں یا گورنمنٹ کی اعزازی ممبریوں کے ساتھ کوئی دلچسپی نہ تھی۔ حالانکہ دنیا دار لوگ اس قسم کی ممبریوں اور عزت کو خرچ کر کے بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب موضع ننگل میں سرکاری طور پر پنچایتیں مقرر ہوئیں۔ تو لوگوں نے مرحوم کا نام بھی پنچایت کی ممبری بلکہ پریذیڈنٹی کے لئے پیش کیا۔ مگر مرحوم نے بایں وجہ معذرت چاہی کہ میرے پاس جماعتی عہدوں کی مصروفیات اتنی زیادہ ہیں۔ کہ میں کسی اور طرف توجہ ہی نہیں دے سکتا۔ یہ کہہ کر پنچایت کی پریذیڈنٹی سے انکار کر دیا۔

مرکزی چندوں میں بھی مرحوم ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ سلسلہ کی طرف سے کوئی تحریک ایسی نہیں ہوئی۔ جس میں وہ پیچھے رہے ہوں۔ مرحوم کی فصل جب پک چکتی۔ تو قبل اس کے کہ غلہ اپنے گھر لے جائیں۔ باہر کھیت سے ہی صدر انجمن کے چندوں کا حصہ نکال کر ادا کر دیتے تھے۔ مرکزی چندوں کے علاوہ غربا کی امداد کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ گاؤں کے غرباء کی ہر شادی غمی کے موقعہ پر امداد کرتے اور اتنے التزام کے ساتھ کہ غربا کی امداد کا کوئی موقعہ ایسا نہیں آیا۔ کہ انہوں نے ان کی امداد نہ کی ہو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی کمائی میں بے حد برکت دی تھی۔ مرحوم اپنے گاؤں میں اپنی جدی زمین کے صرف چار گھماؤں کے مالک تھے۔ منصور کے اور ڈلہ کے مواضع میں قریباً چالیس گھماؤں زمین خرید کی۔ اور دو کنوئیں بھی لگوائے۔ اسی طرح مرحوم میں عملی قوت اتنی زیادہ تھی۔ کہ آخری عمر میں بھی باوجود عمر رسیدہ ہونے کے ہر چھوٹے بڑے دینی کام میں شریک ہوتے تھے۔ جب خدام الاحمدیہ کی تحریک شروع ہوئی۔ تو باوجود اس کے کہ ان کی ضعیف العمری اس بات کی اجازت نہ دیتی تھی۔ وہ خدام الاحمدیہ کے ممبر بن گئے۔ بعد جو کام ان کے سپرد ہوتا رہا۔ بخوشی اور باحسن سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم کے اسی جوش اور اخلاص کی وجہ سے نہ صرف گاؤں کے لوگ بلکہ اردگرد کے دیہات کے لوگ بھی ان کی عزت کرتے تھے۔

اس وقت مرحوم کے اپنے کنبہ کے بیس پچیس افراد زندہ موجود ہیں۔ جو خدا کے فضل سے سب خادم احمدیت ہیں۔ اگر مرحوم کے بھائیوں کی اولاد بھی شمار کی جائے۔ تو یہ بہت زیادہ تعداد بنتی ہے۔ اس وقت حفاظتِ مرکز کے سلسلہ میں مرحوم کے دو حقیقی فرزند جن کے نام شروع میں بتائے گئے ہیں۔ قادیان میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ مرحوم کے دو بھتیجے جلال الدین صاحب درویش اور محمد صادق صاحب درویش بھی قادیان میں ہیں۔ گویا اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے مرحوم کے خاندان کو بے حد نوازا ہے۔

میں ذاتی طور پر حاجی صاحب مرحوم کے متعلق جو علم رکھتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ میں گذشتہ دس پندرہ سال سے صدر انجمن احمدیہ اور لوکل عہدوں پر کام کرتا رہا ہوں۔ جن میں سے ایک عہدہ جنرل پریذیڈنٹ قادیان کا بھی تھا۔ علاوہ ازیں سالانہ جلسوں میں ناظم سپلائی کا کام میرے سپرد ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے بسا اوقات سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر ننگل جانا پڑتا تھا۔ مگر مجھے یاد نہیں۔ کہ میں سلسلہ کی کسی بھی ضرورت کے لئے کوئی تحریک لے کر ننگل گیا۔ اور اس میں حاجی صاحب مرحوم کو پیش از پیش نہ پایا۔ بلکہ یہاں تک کہ مرحوم خود ہر تحریک میں پیش پیش رہ کر اپنے اعلیٰ نمونہ سے دوسرے احباب کو تحریص دلاتے تھے۔ جلسہ کے ایام میں احمدی اور غیر احمدی مزدوری لے کر کام کیا کرتے تھے۔ مگر صرف ننگل ہی ایک ایسا گاؤں تھا۔ جس کے والنٹیئرز مرحوم کی تحریک پر باری باری آ کر بلا معاوضہ کام کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات جب دیگوں۔ کڑاہوں اور کھوری وغیرہ کی فوری ضرورت درپیش ہوتی۔ تو اسی میں مرحوم کی جد وجہد اس قسم کی ہوتی تھی۔ کہ دیکھ کر دل کو تسکین اور اطمانیت ہو جاتی تھی کہ اب یہ کام ضرور ہو جائیگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ اور ارفع مقام بخشے اور مرحوم کی اولاد اور دیگر خاندان افراد پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ اور مرحوم کے نیک نمونہ کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

افریقہ میں تبلیغ اسلام

۱۳۲ اشخاص آغوش اسلام میں۔ ۳۰۴ دیہات کے دورے

سہ ماہی رپورٹ احمدیہ مشن گولڈکوسٹ

(از مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ انچارج گولڈکوسٹ)

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضل خدا افریقن مبلغین کے ذریعہ سرزمین گولڈکوسٹ کے ۳۰۴ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ۸۶ لیکچر دیئے گئے ۳۱۴۶ سامعین ان تقاریر سے مستفید ہوئے۔ ۲۷۸ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ گولڈکوسٹ مشن کی مجموعی جدوجہد کے نتیجہ میں ۱۳۲ نو مبائعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ذیل میں پاکستانی مبلغین کی کارگذاری مختصراً پیش کی جاتی ہے۔ جناب مولانا نذیر احمد صاحب مبشر جماعتہائے احمدیہ گولڈکوسٹ کے مرکز سالٹ پانڈ میں بطور سکرٹری جنرل متعین ہیں۔ آپ کے ذمہ جماعت کے انتظامیہ امور کی سرانجام دہی تمام احمدیہ سکولز کی نگرانی جملہ خط وکتابت اور بوقت ضرورت مرکز سے باہر تعلیمی۔ تربیتی اور تبلیغی فرائض کی بجا آوری ہے۔ مرکزی کام کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر آپ عرصہ زیر رپورٹ میں دورہ پر گئے۔ کیپ کوسٹ چھ بار۔ آکرا دو بار۔ اکرافل کوامانا تا۔ ڈیچرا دو بار۔ اسی کما۔ ٹپسن دو بار۔ ہر روز بعد نماز فجر سالٹ پانڈ قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ اور انفرادی طور پر تبلیغ بھی کرتے رہے۔ مرکز میں آپکی مدد کے لئے مندرجہ ذیل افریقن کارکن بھی متعین ہیں۔ جنرل سکرٹری اسسٹنٹ جنرل سکرٹری۔ فنانشل سکرٹری۔ فنانشل سکرٹری۔ سکرٹری تبلیغ۔ سکرٹری تعلیم وتربیت۔ منیجر اور اسسٹنٹ جنرل منیجر احمدیہ سکولز۔

مولوی عبدالحق صاحب کیپ کوسٹ میں مقیم ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے لوکل اخبار میں چار مضامین لکھے۔ یکصد اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ چار پبلک لیکچر دیئے۔ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۰۰ میل کے قریب سفر کیا۔

مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اس سہ ماہی میں یہاں کے دارالخلافہ آکرا میں کام کرتے رہے۔ اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملتے رہے۔ دو مضامین "ہماری عید" اور "پاکستان کی اہمیت" لوکل اخبارات میں شائع کرائے کوفریڈو ابوسوا اور سوہیاں مقامات کا دورہ کیا اور لیکچر دیئے۔ اکرافو سکول میں اسلامی طریق حکومت کے موضوع پر لیکچر دیا۔ آکرا کے معزز غیر احمدیوں سے ملاقات کرتے رہے۔ ہر صبح وشام تربیتی درس وگفتگو احباب سے کرتے رہے۔

مولوی عطاء اللہ صاحب علاقہ شمالی میں کام کرتے رہے پہلے وا رہے۔ اور بعد ازاں ٹمالی تشریف لے گئے نماز عشاء کے بعد درس دیتے رہے۔ اس کے علاوہ انفراد تبلیغ بھی کرتے رہے۔

ملک احسان اللہ صاحب۔ علاقہ اشانٹی میں کام کرتے رہے۔ مختلف جماعتوں کی تربیت کے لئے ۱۹۳ میل سفر کیا۔ ۱۲ لیکچر دیئے۔ جو ۱۲۰۸ افراد نے سنے۔ ۲۰۸ افراد کو انفرادی تبلیغ کی۔ ۳ پونڈ کی کتب فروخت کیں۔ ایک پیرامونٹ چیف کو دوبارہ تبلیغ کی۔ خاکسار کماسی میں مقیم ہے۔ جو اس ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہاں کی جماعت گولڈکوسٹ کی بڑی جماعتوں میں سے ہے۔ کماسی میں ہر اتوار کو لاری پارک میں ہمارا جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں افریقن احمدی تبلیغی لیکچر دیتے ہیں۔ ملک کے تبلیغی اور تربیتی کام کی نگرانی حلقہ وار جلسوں کے انعقاد اور سلسلہ کے دوسرے کاموں کے لئے عموماً مجھے دورہ پر رہنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ایام زیر رپورٹ میں خاکسار نے ۲۱۴۸ میل سفر کیا یعنی اوسطاً ۲۱ میل روزانہ مرکزی کام کے معائنہ اور مجلس عاملہ اور مجلس مشاورت کی صدارت کے لئے پانچ بار سالٹ پانڈ گیا۔ چار مرتبہ کیپ کوسٹ گیا۔ اور ماہیونگ اور کوامیابہ دو دو بار آکرا۔ کوفریڈوا۔ اکرافو۔ بیکوائے۔ ایوئے جا۔ ایووماسو ایک ایک بار گیا۔ علاوہ ازیں بذریعہ خط وکتابت مرکزی اور دیگر کارکنوں کو کماسی سے ہدایات بھیجتا رہا۔ قیام کماسی کے دوران میں روزانہ بعد فجر وعشاء قرآن کریم کا درس دیا۔ عام انفرادی تبلیغ کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں تیس کے قریب علماء اعلیٰ افسران حکومت ایڈیٹران اخبار۔ اساتذہ۔ چوٹی کے پادری صاحبان اور اعلیٰ تعلیمیافتہ اصحاب کو تبلیغ کی۔ اخبار اشانٹی پائینیر میں ایک مضمون لکھا۔ جس میں حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات کا ذکر تھا۔ جو آپ محکوم افریقن اقوام کی بہبودی اور آزادی کے لئے مجلس اقوام میں سرانجام دے رہے ہیں۔ بالآخر گولڈکوسٹ کے جملہ مبلغین کرام اور احمدیوں کی طرف سے اپنے پیارے آقا اور دنیا کے تمام احمدیوں خصوصاً صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارادے ہمارے ذریعہ پورے ہوں۔ اور اس ملک میں اور دنیا کے ہر حصہ میں اسلام کا بول بالا ہو۔

نونہالان جماعت کا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی آواز پر مخلصانہ والہانہ اور پُر جوش لبیک

۵ فروری کو دفتر دوم کی مضبوطی کیلئے پاکستان کے طول و عرض میں جلسے

تمام مجالس کوشش کریں کہ ان کے وعدوں کی مکمل فہرستیں جلد سے جلد حضور کی خدمت میں پیش ہو جائیں

ربوہ ۵ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد کی تعمیل میں ۵ فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام بعد نماز ظہر زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ شیخ مبارک احمد صاحب نائب وکیل التبشیر۔ مولوی غلام باری صاحب سیف۔ صوفی خدابخش صاحب عبد اور عبد الحمید صاحب آصف نے تقاریر فرمائیں جس میں نوجوانان جماعت کو دفتر دوم میں شمولیت کی تلقین کی گئی تھی۔ تینوں حلقوں کے زعماء اس سے قبل ہی گھر بہ گھر پھر کر تمام خدام سے وعدے لے چکے تھے۔ چنانچہ اسی دن شام کو حضرت اقدس کے حضور دفتر اول کی -/935 روپے کی اور دفتر دوم کی -/7157 روپے کی فہرست خدام ربوہ کی طرف سے پیش کر دی گئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے احمدیت کے مرکز جدید میں سب سے پہلے رہائش کی سعادت پانے والے نوجوان اسی جوش اور خلوص کے ساتھ ان وعدوں کی ادائیگی میں بھی کوشاں ہونگے۔

(۲) کوئٹہ ۵ فروری۔ چوہدری نواب دین صاحب قائد مجلس خدام رقمطراز ہیں:۔ سیدنا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حسب ارشاد حضور جماعت احمدیہ کوئٹہ کا اجلاس مورخہ ۵/۲ منعقد ہوا۔ باوجود سخت سردی اور بارش کے اکثر دوستوں نے شرکت کی۔ حاضر خدام کے علاوہ اطفال نے بھی وعدے لکھوائے۔ مکرم ملک کرم الٰہی صاحب نے وعدہ دگنا کیا۔ تین دوستوں نے دس دس روپے کا اضافہ کیا۔ جماعت کے چند دوستوں کے چار گروپ تقسیم کر کے شہر کے چار حلقے بنا دیئے۔ انشاء اللہ کوشش ہو گی کہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ہر فرد تحریک جدید میں شامل ہو۔

(۳) محمود آباد سندھ۔ سید داؤد مظفر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حضور کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:۔ سیدنا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور کے ارشاد کے مطابق زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ دفتر دوم کے لئے جلسہ کیا گیا۔ جس میں تحریک جدید کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک فہرست اس سے قبل حضور کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ بقیہ خدام کے وعدے اب ارسال ہیں۔ تمام خدام نے دفتر دوم میں حصہ لیا ہے۔ اور اب کوئی ایسا خادم باقی نہیں جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔

(۴) جماعت احمدیہ مونگ۔ مکرم صدر الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مونگ تحریر فرماتے ہیں ۵/۲ کو حسب ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالے جامع مسجد میں جلسہ کیا گیا اور خدام کو جمع کر کے تحریک کی اہمیت واضح کی گئی۔ چند احباب کے وعدوں کی فہرست ارسال ہے۔ مکمل فہرست انشاء اللہ تعالے ۲۸/۲ سے قبل ہی بھجوا دی جائیگی۔ خدام کی ڈیوٹی گھر بہ گھر پھر کر وعدے لینے کی لگائی گئی ہے۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ (باقی)

عبد الرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۸۷۳ میں مسمی بشیر محمد ولد محمد علی خان راجپوت ملازم پیشہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال سمہ سٹہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں گذارا اس وقت -/۴۳ روپے ماہوار آمد پر ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: بشیر محمد بقلم خود۔ گواہ شد: مرزا محمد عظیم الیکٹریشن ایس۔ ایم۔ اے گواہ شد: عبد اللطیف ہیڈ ٹرین اگزامنر سمہ سٹہ ریاست بہاولپور

وصیت نمبر ۱۱۹۲۳ میں مسماۃ حمیدہ بیگم زوجہ رحمان شاہ صاحب قوم سید عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر -/۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اور اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا حمیدہ بیگم گواہ شد: ملک مہر دین موصی سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد: سید رحمان شاہ موصی خاوند موصیہ ہذا

وصیت نمبر ۱۱۸۹۳ میں مسمی خیر الدین ولد چوہدری سدھا قوم ارائیں تجارت پیشہ عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن چک ۲۷۶ R.B کوٹھوال ڈاکخانہ چک ۲۷۵ R.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج ۱۲ جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت منقولہ زیور وغیرہ -/۴۰۰ ہے۔ فی الحال میں کوئی کاروبار نہیں کرتا جب کرونگا تو مجلس کارپرداز کو اطلاع دونگا پھر ایک مکان واقعہ محلہ دار الشکر قادیان دس مرلہ اراضی میں بلاشرکت غیرے ہے جس کی قیمت -/۴۰۰۰ روپے ہے۔ اگر وہ مکان مجھے مل گیا۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور -/۴۰۰ روپیہ منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: خیر الدین ولد سدھا ارائیں۔ گواہ شد: عبد الرحمن مولوی فاضل پریزیڈنٹ چک ۲۷۶ R.B گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۸۷۶ میں مسماۃ صابرہ بیگم امینی زوجہ کمال الدین صاحب امینی قوم شیخ امینی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ذاتی جائداد کوئی نہیں صرف حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو ابھی خاوند کے ذمہ ہے لہذا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ دس روپیہ جیب خرچ از خاوند ماہوار آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامتہ: صابرہ بیگم زوجہ کمال الدین صاحب امینی مکان نمبر ۱۱۷ بازار تلواڑاں راولپنڈی گواہ شد۔ کمال الدین امینی خاوند موصیہ گواہ شد: جلال الدین امینی مکان ۱۱۸ بازار تلواڑاں راولپنڈی

وصیت نمبر ۱۱۸۷۴ میں مسمی عبد الجلیل ولد محمد عثمان صاحب فیضی مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۳۴۶ھ ساکن اعظم پورہ محلہ مسلم جنگ ڈاکخانہ بھترگھٹی ضلع حیدرآباد دکن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ حال ہی میں وظیفہ پر علیحدہ ہوچکا ہوں وظیفہ کے تعین پر جس قدر ماہانہ وظیفہ ملیگا۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا (ملاحظہ) میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ: محمد عبد الجلیل فیضی گواہ شد: سید جعفر علی۔ گواہ شد: حیدر علی احمدی۔

وصیت نمبر ۱۱۸۹۶ میں مسماۃ رحیمن مہاجرہ زوجہ رحمت اللہ صاحب جٹ عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۷۹ جوہر شاہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر -/۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا رحیمن مہاجرہ زوجہ مولوی رحمت اللہ ساکن چک ۵۷۹ جوہر ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۸۹۴ میں مسمی سلطان احمد ولد نظام الدین صاحب مرحوم قوم ارائیں عمر ۲۷ سال تجارت پیشہ ساکن گوکھووال چک ۲۷۶ R.B ڈاکخانہ چک ۲۷۵ R.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ۲۰ کنال اراضی واقع چک ۲۷۶ R.B میں بلاشرکت غیرے ہے۔ جس پر قرضہ مبلغ -/۹۲۰ روپیہ ہے۔ اور اراضی کی قیمت -/۲۵۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ مکان میں حصہ ہے جو خانپور شہر میں واقع ہے بشرکت فضل دین ولد مہر دین ننگل باغباناں مہاجر کے ہے۔ جس سے مجھے مبلغ -/۲۴۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اور ۶ ماہ کے بعد حساب لیا جائیگا۔ نفع نقصان میں حصہ دار ہوں۔ جو منافع میرے حصہ میں آویگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور -/۲۴ روپے ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ پانچ ایکڑ اراضی موضع چھولی ضلع رحیم یار خان تحصیل خانپور میں بلاشرکت غیری ہے اور نقد -/۴۰۰ روپے ہے۔ میں اس سب جائداد اور نقدی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد: سلطان احمد ولد نظام الدین صاحب مرحوم گواہ شد: خیر دین ولد چوہدری سلطان احمد ارائیں چک ۲۷۶ R.B ضلع لائلپور گواہ شد: عبد الرحمن مولوی فاضل پریزیڈنٹ چک ۲۷۶ R.B

وصیت نمبر ۱۱۸۹۲ میں مسمی محمد بخش ولد نبی بخش صاحب ماچھکی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن چک ۲۷۶ R.B ضلع لائلپور ڈاکخانہ خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ بھینس وغیرہ قیمتی -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اراضی اندازاً آٹھ کنال چاہی بلاشرکت غیری واقع بوہڑ والا تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں تھی۔ وہ اراضی واپس ہوئی۔ تو اس کے اور مذکور -/۴۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ اس وقت -/۲۰ روپے ماہوار آمد پر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ گھٹتی بڑھتی آمد کے مطابق حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد: محمد بخش ولد نبی بخش ماچھکی۔ گواہ شد: عبد الرحمن مولوی فاضل پریزیڈنٹ چک ۲۷۶ R.B گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۰۴ میں مسماۃ محمد بی بی بیوہ چوہدری جیون صاحب مرحوم قوم جٹ عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن چک ۶ ڈاکخانہ چک ۶ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر جو کہ خاوند سے وصول کرلیا ہوا ہے۔ -/۱۰۰ روپیہ ہے اور نقد -/۵۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: محمد بی بی بیوہ چوہدری جیون مرحوم نشان انگوٹھا گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا شیخوپورہ گواہ شد: چوہدری نور احمد فرزند حقیقی موصیہ

وصیت نمبر ۱۱۸۹۷ مسماۃ جنت بیگم مہاجرہ زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب جٹ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۷۹ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: جنت بیگم صاحبہ مہاجرہ زوجہ اسمٰعیل نشان انگوٹھا گواہ شد: محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۹۱۳ میں منشی محمد دین ولد حاکم دین قوم مغل پیشہ ترکھانہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں قادیان میں محلہ دار الرحمت بلاک ۳ میں رہائشی مکان پختہ دس مرلہ زمین واقعہ ہے اور اسکے علاوہ دس مرلہ زمین برائے مکان نئے مرکز پاکستان ربوہ میں ہے جو مبلغ -/۱۰۰ روپیہ میں خرید کی ہے۔ اسکے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد تیس روپیہ پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ یا جائداد کے طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کروں تو اس قدر روپیہ قیمت میں سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد: محمد دین دیالگڑھی حال ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد: خیر الدین وثیقہ نویس ننکانہ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۹۰۰ میں مسماۃ فاطمہ بیگم زوجہ ملک محمد لطیف صاحب کھوکھر عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی حال چک ۵۷۹ جوڑ شاہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ڈنڈیاں طلائی ۲ عدد وزنی دو تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اور اگر اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا ترکہ ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامتہ: فاطمہ بیگم موصیہ زوجہ ملک محمد لطیف ساکن چک ۵۷۹ جوڑ شاہ ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ: گواہ شد۔ ملک محمد لطیف خاوند موصیہ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۹۰۲ میں مسماۃ بھری بیوہ کریم بخش صاحب ارائیں عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چک ۶۴۶ ڈاکخانہ منڈی پاؤنگا ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر جو کہ خاوند مرحوم سے وصول ہوچکا ہے۔ -/۱۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا بھری بیوہ کریم بخش مرحوم: گواہ شد: سید محمد حقیقی فرزند موصیہ:۔ گواہ شد: محمد شفیع سیکرٹری مال چک ۶۴۶ مذکور

وصیت نمبر ۱۱۹۰۲ میں مسماۃ مبارک بی بی زوجہ چوہدری نور احمد صاحب عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چک ۶ ڈاکخانہ چک ۶۰ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ جو خاوند سے وصول کرلیا گیا ہے زیور طلائی ڈنڈی دو عدد وزنی ۲ تولہ قیمتی -/۲۱۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اور اگر میں اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا مبارک بی بی موصیہ: گواہ شد: چوہدری نور احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

نئی سہ ملکی کانفرنس کیلئے چرچل کا مطالبہ

نیویارک ۱۷ فروری۔ اخبار "نیویارک ہیرلڈ ٹربیون" نے اپنے اداریہ میں تحریر کیا ہے کہ مسٹر ونسٹن چرچل نے انتہائی اعلیٰ معیار پر روس کے ساتھ کانفرنس کرنے کا جو اشارہ کیا ہے اس کی محدود نوعیت کو سمجھنے کے لئے ان کے الفاظ کو ذرا غور سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ خلیج کو پر کرنے کے لئے ایک انتہائی کوشش کرنے کے متعلق مسٹر چرچل کے نظریہ نے دوقیانوس کے دونوں جانب کے لوگوں کو متاثر کیا ہے۔ لیکن مسٹر چرچل نے کوئی وعدہ کرنے سے پرہیز کیا ہے اور یہ بات واضح کر دی ہے کہ اس قسم کی کانفرنس کرنے کی امید دور سے کامیاب ہنستا تا یا اس کا انعقاد عمل میں لانا بالکل الگ بات ہے۔ مسٹر چرچل کی تقریر کو امریکہ بھر میں نمایاں طور پر شائع کیا گیا ہے۔ اخبار نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار مقیم لندن نے تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر چرچل نے انتخابی جدوجہد میں ایٹم بم پھینک کر خارجی پالیسی کے متعلق بین الجماعتی عارضی صلح کو توڑ دیا ہے۔ (رسٹار)

صنعتی و تجارتی اطلاعات

— حکومت پاکستان نے ایک ٹیرف کمیشن قائم کیا ہے تاکہ وہ پاکستان میں قائم شدہ صنعتوں کی حفاظت و اعانت کے مطالبات کی جانچ پڑتال کرے اور صنعتوں کی حفاظت کے سلسلے میں مناسب سفارشات کرے۔

— پاکستانی صنعتی مالیاتی کارپوریشن نے اب تک جو قرضے منظور کئے ہیں۔ ان کی کل رقم چوالیس لاکھ پچاس ہزار روپے ہے

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

حکیم محمد دین صاحب مبلغ بمبئی

جمعہ کے تین خطبے پڑھائے۔ ۱۰ مقامات پر حلقہ بمبئی میں دورہ کیا گیا۔ ۹۰ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔

گیانی واحد حسین صاحب مبلغ گوجرانوالہ

چار دفعہ گوجرانوالہ کا دورہ کیا گیا۔ آنند پور کا دورہ کیا گیا۔ پادری امریکن مشن سے تبادلہ خیالات ہوا۔ جس میں موضوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں تھا۔

مشو گرمل راہوالی میں دو دفعہ حنیف صاحب سے ملاقات کی گئی۔ اور سلسلہ کی اسلامی خدمات بتائی گئیں۔ بائیبل کا مطالعہ کیا گیا۔ ایک مضمون "بابا نانک صاحب اور طواف کعبہ" لکھا جا رہا ہے۔ جس کا کچھ حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس میں بابا نانک صاحب کے پاؤں کی طرف کعبہ کا گھومنا وغیرہ کی سکھ کتب سے مکمل تردید ہو گئی۔

مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل

اس عرصہ میں ستیارتھ پرکاش کے بارھویں باب کے لئے حوالہ جات نکالے گئے۔ نیز اس کا مطالعہ کیا گیا "جماعت احمدیہ کی مساعی قیام امن کے لئے" نام کا ایک ہندی ٹریکٹ لکھا جا رہا ہے۔ اس کے لئے کچھ حوالہ جات نکالے جا رہے ہیں۔

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ جہلم

کو تین ماہ کے لئے .... ضلع کیمل پور کے تبلیغی دورہ کے لئے بھیجا گیا۔

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ

دو لیکچر دیئے۔ کوٹڑی۔ باڈہ۔ من کا دورہ کیا۔ ۱۳۰ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۲۰۰ میل تبلیغی اغراض کے لئے سفر کیا۔ باڈہ میں سکول کے طلباء کو کشمیر کے حالات اور جماعت احمدیہ کے کارنامے بتائے

ان کے علاوہ مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ میں سید اعجاز احمد صاحب مشرقی پاکستان میں مولوی محمد ممتاز احمد صاحب ڈھاکہ میں۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب اور مولوی احمد رشید صاحب مالابار میں۔ مولوی سمیع اللہ صاحب بہار میں تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں

جنوب مشرقی ایشیاء کو فوری امداد دی جائے!

لندن ۱۶ فروری: بنکاک کی اطلاعات کے مطابق مشرق بعید میں امریکی سفیروں کی کانفرنس نے جو کل ختم ہوئی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیاء کو فوری معاشی، فوجی اور فنی امداد دینے کی سفارش کی ہے۔ انہوں نے جنوب مشرقی ایشیا کے امداد باہمی کے پلان میں جو کولمبو کانفرنس میں تیار کیا گیا تھا دولت مشترکہ کے ساتھ گہرے اشتراک عمل پر بھی زور دیا ہے۔ روس اور چین کے درمیان معاہدے کے اعلان سے بنکاک میں خیال کیا جاتا ہے کہ امریکی سفارشات کی اہمیت اور نزاکت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

چند امریکی اطلاعات کا کہنا ہے کہ معاہدہ اوقیانوس کے نمونے پر ایک بحرالکاہلی معاہدہ کے لئے امریکہ تیار لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی ابتدا جنوب مشرقی ایشیاء کی اقوام خود کریں۔ ادھر مغربی مبصرین معاشی امداد پر زور دے رہے ہیں۔ ہنوز خیال کیا جاتا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا سے پیدا ہونے والے ایک عالمی تصادم کے اندیشوں کو کم کیا جا سکتا ہے اگر اس علاقہ میں معتدل خوشحالی پیدا کر دی جائے۔ اور قوم پرستانہ جذبات کی تکمیل ہوتی رہے۔ (رسٹار)

"الفضل" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پاکستان کا خیر خواہ کون ہے؟

جماعت احمدیہ — یا — مجلس احرار اسلام

ملک کے نامور ادیب سید رئیس احمد جعفری کی کتاب

"حیات محمد علی جناح" کے دو باب

ذیل میں ہم ملک کے نامور ادیب جناب سید رئیس احمد جعفری کی کتاب "حیات محمد علی جناح" کے دو باب ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ یہ کتاب نو صد صفحات پر مشتمل پاکستان بننے سے قبل جون ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی۔ پاکستان کے مخالف اور موافق عناصر کا ذکر آپ نے شرح و بسط سے کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس احرار اسلام اور جماعت احمدیہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ یہ ایک غیر جانبدارانہ رائے ہے جو کہ امید ہے کہ عوام پر صحیح حالات منکشف کردے گی:

اصحاب قادیان اور پاکستان

اب ایک اور دوسرے بہت بڑے فرقہ اصحاب قادیان کا مسلک اور رویہ پاکستان کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے۔ حقائق ذیل سے اندازہ ہو جائے گا۔ کہ اصحاب قادیان کی دونوں جماعتیں مسلم لیگ کی مرکزیت۔ پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کی معترف اور مداح ہیں۔

جماعت احمدیہ (لاہور) کے امیر جناب مولانا محمد علی صاحب (جن کا مشہور انگریزی ترجمہ قرآن عالمگیر شہرت کا حامل ہے) نے ۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو متعدد اردو روزناموں کو حسب ذیل تار ارسال فرمایا۔

"آئندہ انتخابات میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے تمام اصحاب مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیں۔ اور ان کی ہر ممکن مدد کریں۔ کیونکہ موجودہ وقت بہت نازک ہے۔ اور اگر مسلم لیگ کو شکست ہوگئی تو مدتوں کے لئے مسلمانوں کی قسمت تاریک ہو جائیگی"

مرزا محمود احمد صاحب کا بیان

قادیانی گروہ کے "امام جماعت" مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ایک طویل بیان اس سلسلہ میں شائع فرمایا۔

"آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے۔ تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے۔ کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائیگی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی۔ اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا۔ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں"

مسلم قوم کی مرکزیت پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش عالمۃ المسلمین کی صلاح و فلاح نجاح و مرام کی کامیابی۔ تفرق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام الہند؟ نہیں پھر کیا جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ وہ بھی نہیں؟ پھر کون؟ — وہ لوگ جن کے خلاف "کفر" کے فتوؤں کا پشتارہ موجود ہے۔ جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے۔ جن کا ایمان جن کا عقیدہ مشکوک مشتبہ اور محل نظر ہے کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے ؎

کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

(حیات محمد علی جناح از رئیس احمد جعفری صفحہ ۴۷۹)

مجلس احرار اور پاکستان

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے رہا ہوتے ہی مجلس احرار کی ساری قوت مسلم لیگ کے خلاف اور مخالف پاکستان جماعتوں کی تائید کے لئے وقف ہوگئی۔ کانگرس سے خود بخود ساری شکائتیں رفع ہوگئیں ؎

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے
تم ہمارے ہم تمہارے ہو گئے

اور مسلم لیگ کے خلاف خواہ مخواہ ایک محاذ قائم کر دیا گیا۔

مجلس احرار کے لیڈر میدان میں

چنانچہ مجلس احرار کے وہ لیڈر جو عرصے سے گوشہ نشین تھے میدان میں اتر آئے۔ اور پاکستانی تحریک کے خلاف سد سکندری کی طرح حائل ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ مولانا عطاء اللہ بخاری کشمیر کی بلندیوں سے نیچے اتر آئے۔ مسٹر مظہر علی اظہر اخلاق کی بلندیوں سے بہت نیچے اترے۔ اور ان سب حضرات نے متحد و متفق ہوکر مسلم لیگ کے خلاف دھاوا بول دیا۔ اپنی تقریروں اور تحریروں کا صرف ایک ہی مقصد رکھا ؎

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں
اقبال کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

مسلم لیگ جو کچھ کہے وہ خواہ کتنا ہی برحق کیوں نہ ہو۔ اس کی مخالفت کی جائے۔ حتیٰ کہ پاکستان جیسے مسئلہ کی مخالفت بھی ان حضرات نے فرائض اور واجبات میں شامل کرلی۔

درس گوسفندی

۲۹ دسمبر ۱۹۴۵ء کی شب کو بمبئی کی مجلس احرار کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا۔

"پاکستان کے دونوں اجزا ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں گے اور ان کے درمیان ۲۶ کروڑ ہندوؤں کی ایک زبردست حکومت ہوگی۔ جس کے پاس سرمایہ ہوگا۔ ہنرمند اور صاحب دماغ آدمی ہوں گے۔ جواہر لال ہوگا۔ گاندھی جی مہاراج ہوں گے۔ کالا ناگ راج گوپال اچاریہ ہوگا۔ مالوی جی ہوں گے۔ برخلاف اس کے بنگال۔ پنجاب۔ سندھ اور سرحد کے مسلمان زیادہ ترکمیں ہیں۔ یعنی لوہار، موچی، بڑھئی، کسان، مزدور، حتیٰ کہ پنجاب کے بعض علاقوں میں مسلمان بھنگی کا کام کرتے ہیں۔ جو علاقے پاکستان کے لئے طلب کرتے ہیں۔ ان میں بھی تو ہندو سرمایہ دار ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں تجارت پر ان کا قبضہ ہے۔ پشاور والوں کو شلوار کے لئے لٹھا امرتسر کی منڈی سے خریدنا پڑتا ہے۔"

یہ خیالات ایک عالم دین کے ہیں جو سرمایہ داری سے مرعوب ہے اور مسلمانوں کو "کمین" کہہ کر اسلام کی توہین کر رہا ہے۔ (حیات محمد علی جناح از رئیس احمد جعفری صفحہ ۴۳۳ تا صفحہ ۴۳۶)